الحمد للہ والمنۃ تالیف جناب فضایل انتساب واقف معقول ومنقول

ماہر فروع واصول مولوی محمد سعید صاحب دام فیوضہ

اثبات علم غیب انبیا

۱۲۸۵

حسب فرمایش خواہشمندان از اہتمام بندۂ عاصی

حاجی محمد غوث غفرلہ در مطبع سید المطابع طبعشد

الف ۲۸

۱۴۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی بعد اسکے ہادیان دین متین
اور متبعان شرع مبین پر مخفی نہو کہ ہم بیان حسب خواہش بعض احباب کے بحث علم غیب کا اہل خلاف
کے رد مین موافق [illegible] اہل حق کے لکھتے ہین جاننا چاہیئے سنت وجماعت کا اعتقاد یہ ہے کہ صفات
باریتعالی کے قدرت [illegible] علم غیب و شہادت یا حیات وغیر ذلک سب کے سب ازلیہ غیر متغیرہ
قایمہ اسکی ذات پر نہ عین ذات [illegible] ہین کسیکو انمین شرکت نہین پس مجموع افراد غیر متناہیہ کے
ان صفات کے بھی لوازم سے مختص [illegible] کے تحت نہ عین ذات نہ غیر ذات رہینگے پھر اسکی
نہج کے صفات کے استعداد ذات اللہ تعالی [illegible] نفوس انسان مین انکے مقابلات کے تشتہ حادث
ہوئے ہین اور یہ صفات معہ مقابلات کیفیات نفس [illegible] عنصریہ کہلاتے ہین اور ان صفات کا معروض
جو جسم عنصری ہے انکے مقابلات کا استعداد کہنے سے یہ [illegible] کی صفت سے بھی خالی نہوگے اور جب
یہہ جسم عنصری ان [illegible] ت دایم ان صفات [illegible] نہین متناہی تو مجموع افراد متناہ

پر ان صفات کے بالقوہ بقدر استعدادات کے بالبعض حاوی ہوگا پھر جسکو اللہ تعالیٰ کی جانب سے غیب دانی کی صفت مرحمت ہوئی ہی بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ بالضرور مجموع غیوب غیر متناہیہ بالتفصیل پر حاوی نہوگا دیکھو اللہ صاحب نے ہر چیز کو غائب ہو یا حاضر اگرچہ متناہی ہو لوح پر لکھدیا ہے چنانچہ وعندہ مفاتح الغیب کی تحت میں فرماتا ہی لا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین سو بیضاوی نے کہا ہی کتاب مبین سے لوح بھی مراد ہو سکتی ہے اور بھی اللہ صاحب نے فرمایا وکل شیٔ فی امام مبین بیضاوی نے اسکی تفسیر مین کہا یعنی لوح المحفوظ پھر جب ایسا ہو تو غیب کے امور سے اولاً قلم ثانیاً لوح محفوظ نے علم حاصل کیا ہی یہانتک کہ بعض اولیا ما فی اللوح سے واقف ہوئے ہین بہرحال غیب اضافی ہو یا غیب مطلق کسی مخلوقات کو معلوم ہونا اللہ جل شانہ کی دہش پر موقوف ہی جسکو چاہے اُسکے صدر کو انشراح دیوے اور یہہ علم حاصل کراوے بدون خدا تعالیٰ کی دہش کے کوئی اسکو بذاتہ حاصل نہین کر سکتا اور کسی سے یہہ علم مخصوص نہین اس صورت مین یہہ علم غیب عرضی خواص کے سوا ممنوع اور اطلاق اسکا موجب کفر نہین پس وہ جو بعضے مدعیان کمال جہل سے عدم غیب دانی مین بشیر بے نظیر علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کے بضمن ایک رسالہ مطبوعہ کے بحث بمعنی کئے ہین سو سراسر مخدوش اور بغیر لحاظ قیود بالذات اور بالعرض کے اور مستثنی مین خلاف حکم مستثنی منہ ثابت نکر نیکے واقع ہین اب ہم مدعی کے اقوال شروع کرتے ہین وباللہ التوفیق **قولہ** علم غیب کی معنی ہین بعضون نے دعوی کی غیب دو قسم ہی ایک غیب مطلق دوسرا غیب مقید جسکو بعض الغیب اور غیب اضافی کہتے ہین غیب مطلق وہ ہی کہ تمام غائبات سے متعلق ہو اور مقید وہ باعتبار بعض غائبات کے غیب مطلق کا علم سوا باریتعالیٰ کے اور کسیکو نہین بعض الغیب کا علم جناب شفیع المذنبین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو

حاصل ہی الخ یہہ دعوی کئی دلیلوں سے باطل ہی **دلیل اول** پہلی دلیل یہ ہی کہ علم غیب خاص صفت اللہ

وحدہ لاشریک لہ کی ہی اس صفت مین نہ کسی نبی مرسل کو شرکت ہی نہ کسی ملک مقرب کو اہل سنت و

جماعت کا عقیدہ یہہ ہی کہ علم غیب بذاتہ واہب العطایا کو خاص مختص ہی لیکن وہ واہب العطایا اپنے

بعض خواص کو اس سے قسمت کرنا ممتنع نہین دیکھو خداتعالی یہہ خاص علم اپنا خضر علیہ السلام کو عطا کیا

اور کہا وعلمناہ من لدنا علما بیضاوی اسکی تفسیر مین کہتا ہی مما یختص بنا ولا یعلم

الا بتوفیقنا وھو علم الغیب انتہی یعنے سکھلایا ہمنے اسکو علم ہمارے پاس سے اس علم سے جو

ہمارے سے مختص ہی اور کوئی اسکو نہین جانتا مگر ہماری توفیق سے وہ علم غیب کا ہی مولانا ابو سعود

کہتا ہی وعلمناہ من لدنا علما خاصا لایکتنہ کنہہ ولا یقادر قدرہ وھو علم الغیوب

پھر جب خضر کا حال ایسا ہو تو غیب دانی مین اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو علم اولین و آخرین کے

عالم ہین کیا کچھہ ہوگا **قولہ** قایل اسکا علم غیب کی معنی نہ جانکر راہ راست سے بھٹکا **اقول** معلوم کیجیے

کہ غیب وہ چیز ہی جو ابتداءً حواس سے اور بداہت عقل سے ادراک نہ کیا جاوے وقال مولانا ابو سعود

الرومی الغیب ما غاب عن الحس والعقل غیبۃ کاملۃ بحیث لا یدرک لواحد

منہما ابتداء بطریق البداھۃ انتہی ابتداء کی قید سے صاف ظاہر ہی کہ امر غیب بعد معلومیت

کے ہر چند صفت شہادت پیدا کرے پر اسکو امر شہادت نہ کہینگے نہین تو غیب کی تعریف جامع و مانع

نہوگی یہان سے معلوم ہوا کہ غیب غیب ہی ہی اور شہادت شہادت اور یاد رکھو معلوم کرو کہ غیب دو

قسم پر ہی ایک وہ ہی کہ اسپر دلیل ہے یعنے اسکی معلومیت کی راہ حس و بداہت عقل نہین بلکہ

دلیل ہی جو علم یقینی کو مدلول کے ساتھہ لازم کرا دیتی ہی جیسے صانع اور اسکی صفات اور روز قیامت

اور اسکے احوالات جو دلیل عقلی اور اخبار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوتے ہین بداہت عقل
اور حس کو اُسمین دخل نہین دوسرا قسم وہ ہی اسپر دلیل نہو خدا تعالی بلا مشارکت احد کے اسکا عالم
ہی اور مراد وعندہ علم الغیب لا یعلمہا الا ھو سے یہی غیب ہی بخلاف قسم اول کے ہر ایک
شخص کو عقل و نقل سے وہ علم حاصل ہو سکتا ہی اسیواسطے امام فخر الدین رازی نے کہا ان الغیب
ینقسم الی ما علیہ دلیل والی ما لا علیہ دلیل اما الذی لا دلیل علیہ فھو سبحانہ العالم
بہ لا غیرہ واما الذی علیہ دلیل فلا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل
انتہی بیضاوی غیب کی تقسیم مین کہتا ہی وھو قسمان قسم لا دلیل علیہ وھو المعنی بقولہ
تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو وقسم نصب علیہ دلیل کالصانع وصفاتہ
والیوم الاخر واحوالہ وھو المراد بہ فی الایۃ انتہی ابو سعود رومی کہتا ہی وھو قسمان
قسم لا دلیل علیہ وھو الذی ارید بقولہ سبحانہ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا
ھو وقسم نصب علیہ دلیل کالصانع وصفاتہ والنبوات وما یتعلق بہا من الشرائع
والاحکام والیوم الاخر واحوالہ من البعث والنشور والحساب والجزاء انتہی پہلے قسم
ول کو ہر شخص حاصل کر سکتا ہی کیونکہ ہم صانع کو جانے اور اسکے صفات کو پہچانے اور بعث و نشر پر ایمان
لائے اور ان تمام کی تصدیق کئے تصدیق علم اذعانی ہی جبتک امر مخفی معلوم نہووے تب تک تصدیق اسکی
حاصل ہوگی اور قسم ثانی جو مختص باریتعالی سے ہی وہی غیب ہی جو اللہ تعالی اپنے خاص بندگون کو اس سے
طلاع کرتا ہی اور اکثر آیتون مین نفی کے بعد استثنا سے یا استدراک سے جو مثبت ہوتا ہی علم ہی
م اس دعوی اخیر پر آگے چل کے دلیل مبین اور برہان متین ذکر کرینگے **قولہ** حق سبحانہ تعالی نے جو کچھ

احکام دین حضرت علیہ السلام کو بتلادے اور تمام قرآن مجید کے آیتین جسمین اخبار غیب مطلق اور غیب اضافی
کے شامل ہین حضرت جبرئیل کے وساطت سے آپ کو سنادین سو اسکے جاننے کو کسی عرف و شریعت
اور مذہب و ملت مین علم غیب نہین کہتے **اقول** مغیبین کے تو لیتے ظاہر ہوا امور شرایع و احکام غیب یا دلیل
کے قسم سے ہین ایسا ہی قرآن شریف پر بھی اطلاق غیب کا کرتے ہین جیسا امام رازی نے وما ھو
علی الغیب بظنین کی معنی مین کہا غیب سے قرآن شریف مراد ہے حیث قال والمعنی ما
محمد علی القران بمتهم انتہی اس صورت مین اسکے جاننے کو غیب کا علم نہین بولنا عرف و شریعت
کے اطلاق پر واقف نہونیسے ہی **قوله** وہ عالم قرآن اور واقف احکام دین و شرع ایمان جیسے حضرت
جبرئیل علیہ السلام اور حضرت خاتم الانبیا علیہ افضل التحیة والسلام اور آپ کی امت کے علما ہین **اقول** اشتباہ
یہہ ہے معاند حضرت کے علم و فضل کے برابر علمای امت اور جبرئیل علیہ السلام علم کو شمار کیا اسلیے سبکو عالم
قرآن اور واقف دین و ایمان کر کے بالاشتراک لکھا علمای امت کی تو کیا حقیقت جبرئیل اور دوسرے
سب ملائکہ مقربین اور جمیع انبیا و رسل کا علم بھی حضرت سے تفوق نہین رکھتا حدیث صحیح مین آیا ہے
علمت علم الاولین والآخرین یہہ معاند سمجھا ہے حضرت کو جو بات معلوم ہوی ہے ملک ہی کے
وساطت سے ہی پھر ملک اور حضرت کا علم مساوی ہے ایسا نہین بلکہ وحی متعدد طرق سے ہوتی ہے
فرشتے کے وساطت سے اور کشف و الہام سے اور بتقریب رب العزت سے جیسا شب معراج کو ہوی **قوله**
انکو عالم الغیب نہین بولتے نہ غیب مطلق کے اعتبار سے نہ غیب اضافی کی راہ سے **اقول** ہان یہہ تو ظاہر ہی ہے کہ
علم غیب بالذات خدا تعالی سے مختص ہونیسے عالم الغیب کسیکو سوا خدا تعالی کے نہین بولا گیا لیکن
خواص کو علم غیب بعد خدا تعالی مطلع کرا دینے کے معلوم ہونیسے مثلاً عالم بعض الغیب کہنا ممنوع

نہین **قولہ** کیونکہ غیب اس شی کا نام ہی جو حواس سے مخلوقات کے پرے ہی اور اسپر کوئی دلیل اور
قرینہ نہین پس جو بات حواس کی وساطت سے یا کسی دلیل قرینہ سے جان لے تو اسکو علم شہادت
کہتے ہین نہ علم غیب مستور جو خبر نہین سنی گئی ہی غیب ہی **اقول** غیب کی تعریف مین مفسرین کے اقوال جو ہم
بیان کئے اس سے ظاہر ہوا کہ جو چیز حواس سے پرے رہے اور اسپر دلیل رہے تو وہ بھی غیب ہی پھر
تو قول تمھارا غیب کی تعریف مین کہ جسپر دلیل رہے وہ شہادت ہی غیب نہین فقط ساختہ اور بے سندی
بات ہی عوام کو دھوکا دینے واسطے لباس صدق پہنایا چاہتے ہین نعوذ باللہ من ھذہ
الافتراءات والکذبات **قولہ** جب کوئی سنانے والا خواہ آدمی ہو یا فرشتہ سنا دے تو
شہادت ہی **اقول** جو چیز کہ شان سے اسکی غیب ہی کسیکے خبر دینے سے شہادت نہین ہو جاتی جیسا کہ
صانع اور اسکے صفات اور نبوات وما یتعلق بہا من الاحکام والشرایع اور روز قیامت
اور اسکے احوال بعث و نشور وغیرہ کہ جن پر دلیل قایم ہی اور ہمنے بواسطہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے معلوم کیا ہی سو انکے جاننے سے ہمکو غیب ما علیہ الدلیل کا علم ہی کرکے بولتے ہین جیسا امام کے قول سے
ہمنے اوپر سند بتلائی ہی دیکھو شاہ عبد العزیز کی عبارت اسکی تفسیر مین کاہنون کے اخبار پر جو کہ شیاطین و
جنات کے وساطت سے معلوم کرتے ہین تو بھی علم غیب کا اطلاق کیا اگرچہ کہا رمز و اشارہ ہی عبارت یہہ
ہی پس علم کاہنان بامور غیبیہ بیش از رمز و اشارہ نمی باشد و آن ہم مخصوص باحوال جزئیات عالم کہ قریب الوقوع
نمیباشند انتہی پھر امر غیبی فرشتہ کی وساطت سے معلوم ہونے سے غیب کے اطلاق سے نکلتا ہی کہنا دعوی بے
دلیل اور غلط ہی **قولہ** چنانچہ معنی غیب کی تفسیر بیضاوی مین بھی ایسا ہی لکھا ہی اور بھی مولانا شاہ عبد العزیز
عالم الغیب فلا یظھر کی تحت مین اسیطرح لکھا ہی پروردگار من عالم الغیب است وغیر او را این علم حاصل نیست

زیرا کہ غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ غائب باشد نہ حاضر تا بمشاہدہ و وجدان دریافت
شود و اسباب و علامات آن در نظر عقل و فکر در نیاید تا ببداہتہ و استقلال دریافتہ شود و این غیب مختلف
میشود بنسبت بعضی کور مادرزاد عالم الوان غیب است و عالم اصوات و نغمات و الحان شہادت و بنسبت عنین لذت
جماع غیب است و بنسبت فرشتہ عالم گرسنگی و تشنگی غیب است دوزخ و بہشت شہادت و لہذا این قسم را
غیب اضافی گویند و آنچہ بہمہ مخلوقات غائب است غیب مطلق است مثل وقت آمدن قیامت و احکام گویند و
شرعیہ باریتعالی در ہر روز در ہر شریعت مثل حقایق ذات و صفات او تعالی علی سبیل التفصیل و این قسم را
غیب خاص او تعالی نیز نامند **اقول** بیضاوی پر فقط بہتان افترا ہی کیونکہ بیضاوی نے بما علیہ الدلیل کو غیب
مین داخل کیا ہی جیسا اوپر گذرا اور تم غیب کی معنی مین دلیل کو نفی کرتے ہین **این ہذا من ذلک**
اور مولانا شاہ عبد العزیز نے بھی غیب کی تعریف مین حس اور بداہت عقل کو فقط منفی کیا ہی نہ دلیل کو
دیکھو اُنکی عبارت مین کہ غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ غائب باشد و اسباب علامات
آن در نظر عقل و فکر در نیاید معلوم کیجیے کہ شاہ عبد العزیز نے غیب کی تقسیم اضافی و مطلق طرف جو کیا سو
اسبات کے دیکھتے ہی کہ اگر ایک شی بعض مخلوقات سے مختص و معلوم رہے اور بعض آخر کو اسکے
حس اور بداہت عقل سے پرے رہنے سے درک نکیا جاوے تو اسکو غیب اضافی کہتے ہین اگر وہ کسی
مخلوق سے مختص نہووے اور حس و بداہت عقل سے بھی پرے رہے تو اسکو غیب مطلق اور غیب خاص
او تعالی شانہ بولتے ہین یاد رکھیئے کہ غیب بموجب تقسیم بیضاوی او رابو سعود رومی وغیرہ کے جو وہ
دلیل اور بلا دلیل مین دائر ہی قسم اول اُسکا یعنی با دلیل غیب اضافی و غیب مطلق دونون پر شامل ہوگا اور
قسم ثانی فقط غیب مطلق ہی رہیگا کیونکہ جو غیب کہ با دلیل ہی سو دو حال سے خالی نہین یا ابتدا

تمام مخلوقات سے حس اور بداہت عقل سے غائب رہیگا یا بعض مخلوقات سے مثال اول ثبوت صانع اور بعث اور نشر وغیرہ امور جو حس اور بداہت عقل سے تمام مخلوقات سے مخفی ہیں پر دلیل عقلی یا نقلی سے معلوم ہونیکی صلاحیت رکھتے ہیں سو یہہ غیب مطلق با دلیل ہوا مثال ثانی جیسے ملائکہ وغیرہ امور جو مخفی و معلوم بعض مخلوقات کے ہیں لیکن حس اور عقل سے بعض آخر کے مدرک نہیں ہیں اور دلیل نقلی سے معلوم ہو سکتے ہیں سو یہہ غیب اضافی با دلیل ہوا اما غیب بلا دلیل غیب مطلق فقط ہی جیسے ذات و صفات اللہ جل شانہ کے علی سبیل التفصیل سو یہہ امور اولاً کسی ایک مخلوقات سے مختص اور معلوم اسکے نہیں اور حس و بداہت عقل میں بھی آ نہیں جاتی اور اسپر دلیل عقلی اور نقلی بھی نہیں ہی تو وہ غیب مطلق فقط رہے جائے کہ غیب خاص جو غیب مطلق ہی سو اسمین خاص سے یہہ مراد نہیں کہ وہ اللہ تعالی شانہ کو خاص ہی یعنی کسی مخلوقات کو اسپر اطلاع نہیں کرتا بلکہ خاص سے یہہ مراد ہی کہ ابتداً اسکو سوائے اللہ تعالی شانہ کے کوئی نہیں جانسکتا ہی آ اللہ تعالی کسیکو اس سے مطلع کردے یا نہ دیکھو نقیاد موصوف کا قول جو غیب خاص کے امثلہ میں احکام شرعیہ کو داخل کیا حالانکہ تمامی احکام شرعیہ اللہ سبحانہ کیجانب سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معلوم ہو چکے تھے پس اگر خاص سے مراد کسی مخلوق کو اطلاع نہ دینا مراد لیوین تو احکام شرعیہ کے علم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منفی کرنا ضرور ہوگا نعوذ باللہ منہا اس سے ثابت ہوا کہ غیب خاص سے ابتداءً اللہ تعالی کے سوائے کوئی نہیں جانتا ہی **قولہ** دوسری دلیل اقول ہے تفسیر بغوی کی عبارت اپنے دعوے پر دلیل لایا سو وہی علم غیب اضافی کی نفی کی دلیل ہی چنانچہ وہ عبارت یہہ ہی وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب لانہ لا یعلم احد غیر اللہ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی بعض علم الغیب **اقول** یہہ فقط مدعی کی تحکم ہی نہ اسمین علم

غیب بذاتہ کی نفی کی دلیل ہی بالواسطہ علم غیب ہونیکو نفی نہین کرتی کما ستبین **قولہ** اور مراد اس آیت

کریمہ مین غیب سے غیب اضافی ہی یعنے وہ امور کہ بعید جیسے نفاق اخلاص کفر و ایمان وغیرہ چنانچہ اسکے اوپر

کی آیت مین اسیکا بیان ہی اور صاحب مدارک نے اسبات کی صاف توضیح کردی ہی ہم اسکو قریب بیان

کرتے ہین **اقول** الغیب مین الف لام جنسی کا ہونا بھی جایز ہی سیاق آیت کا مانع نہین ابو حیان اپنی تفسیر مین اسی

طرف اشارہ کرتا ہی اور کہتا ہی والغیب ھنا ما غاب عن البشر مما ھو فی علم اللہ تعالی

من الحوادث التی تحدث ومن الاسرار التی فی قلوب المنافقین ومن الاقوال

التی یقولونہا اذا غابوا عن الناس انتہی معنا ایسا ہی ہی اور امام فخر بھی ذکر یہی فائدہ

دیتا ہی لیکن وہ غیب اضافی بادلیل ہوگا یعنی علم اسکا مخلوقات کو بدلیل ہونا جایز اور واقع ہی بتعلیم اللہ تعالی کے

اطلاع دینے سے علم غیب حاصل ہونا بطریق اولی ہوا اس ہی واسطے بغوی اسکی تفسیر مین فیطلعہ علی بعض

علم الغیب کہتا ہی **قولہ** پس اس آیت کریمہ اور تفسیر کے عبارت سے یہہ کہان نکلتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کو علم غیب حاصل ہی اور عالم الغیب کہنا صحیح ہی بلکہ یہہ ثابت ہوتا ہی کہ غیب اضافی بھی سوا

اللہ تعالی کے اور کسی کے اختیار مین نہین کہ جب چاہے جان لے **اقول** اس آیت مین حضرت صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کو علم غیب بذاتہ حاصل ہونیکو نفی ہی خدا تعالی آنحضرت کو غیب پر اطلاع کرنے اور غیب کا علم

عطا کرنیکو نفی نہین وگرنہ لیکن استدراکیہ سے بیان نہین کرتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علم

غیب حاصل ہونے پر علما محققین اور فضلاے مجتہدین کی عبارتین مبین ہی ابن حجر ہیتمی نے اعلام مین کہا ہی

فالخواص یجوز ان یعلموا الغیب فی قضیۃ او قضایا الخ اور شرح ہمزیہ مین کہا و حاصل

شیء من ذلک مما یدل علی کثرۃ ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من الغیوب

ما فی القرآن منها ما لا یحیط به احد انتہی و قال و لان اکثر علوم نبینا صلی اللہ
علیه وآله وسلم تتعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی
الحدیث المشہور انتہی قسطلانی مواہب اللدنیہ میں لکہا ہی فکل ما ورد عنه صلی
اللہ علیه وآله وسلم من الانباء المنبئة عن الغیوب لیس هو الا من اعلام اللہ تعالی
به اعلاما علی ثبوت نبوته و دلائل علی صدق رسالته وقد اشتهر وانتشر
امره صلی اللہ علیه وآله وسلم بین اصحابه بالاطلاع علی الغیوب حتی ان کان بعضهم
یقول لصاحبه اسکت فواللہ لو لم یکن من یخبره لاخبرته حجارة البطحاء
انتہی فتاوی تاتارخانیہ میں کتاب الحجہ عن الملتقط سے نقل کرتا ہی ان الرسل یعرفون بعض الغیب
انتہی اوس دیکہو خدا تعالی کے اس قول طرف وعلمك ما لم تکن تعلم یعنے سکہایا تجہکو جو تو نہ جان
سکتا نسبت علم کی آنحضرت طرف فرمایا اور اس علم سے یا غیب با دلیل ہی یا تعلیم مطلق غیب ہی پہر با
دلیل سے ہو یا بلا دلیل سے چنانچہ مفسرین کی تفسیر اس آیت کی معنی میں مشعر ہی جلالین میں کہا
ما لم تکن تعلم من الاحکام والغیب بیضاوی نے کہا وعلمك ما لم تکن تعلم من خفیات الامور
او من امور الدین والاحکام انتہی ابو سعود رومی کہتا ہی وعلمك بالوحی من خفیات
الامور التی من جملتها وجوه ابطال کید المنافقین او من امور الدین واحکام
الشرع ابن خازن کہتا ہی یعنے من احکام الشرع وامور الدین وقیل علمك من علم
الغیب ما لم تکن تعلم وقیل معناه وعلمك من خفیات الامور واطلعك علی
ضمایر القلوب وعلمك احوال المنافقین وکیدهم ما لم تکن تعلم تفسیر مدارک میں کہا

مالم تکن تعلم من امور الدین والشرایع او من خفیات الامور وضمایر القلوب تفسیر بغوی مین کہا مالم تکن تعلم من الاحکام وقیل من علم الغیب انتہی تفسیر حسینی مین لکہا ہی مالم تکن تعلم آنچہ نبودی کہ خود بدانی از مخفیات ومکنونات ضمایر جمہور وگفتہ اند آن علم بیست بربوبیت حق وجلال او وشناخت عبودیت نفس وقدر حال او ودر بحر الحقایق میفرماید کہ آن علمیست ما کان وما سیکون ست کہ حق سبحانہ وتعالی در شب اسری بدان حضرت عطا فرمود چنانچہ در احادیث معراج آمدہ ست کہ در زیر عرش قطرہ در حلق من ریختند فعلمت ما کان وما سیکون انتہی پس ظاہر ہی کہ مفسرین کی عبارت مین بحسب تقسیم سابق قاضی بیضاوی وغیرہ کے مکنونات ضمایر سے غیب اضافی ہی اور امور دین واحکام شرع سے غیب مطلق یا دلیل ہی اور علم غیب کے ہر دو قسم غیب کے ہین پہر حضرت کو علم غیب کا وحی والہام سے حاصل ہونا ایسا ہی عالم ببعض الغیب بواسطہ وحی والہام خدای تعالی شانہ بولنا صحیح ہی شرعًا ممنوع نہین ہان اگر عالم الغیب بلا قید بولین تو شان ربوبیت کی ہی البتہ ممنوع اور موجب کفر ہی **قولہ** اور جو بات خدا کے بتلانے سے خواہ وہ غیب مطلق ہو خواہ غیب اضافی معلوم ہو بعد نہ وہ غیب مطلق ہی نہ غیب اضافی **اقول** یہہ کلیہ مدعی کا کاذب ہی نص وما ہو علی الغیب بظنین کا یعنے نہین وہ غیب پر متہم اسکو ذکر کیا ہی کیونکہ مرجع ضمیر کا اس آیت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین معنی یہہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کی بات پر متہم کیے گئے نہین شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ اپنی تفسیر مین اس آیت کے ترجمہ مین بولے ونیست پیغامبر بر علم نہان بخل کنندہ تفسیر حسینی مین کہا ونیست پیغمبر بر چیزہای پوشیدہ وآنچہ بوحی

رسد بخیل کہ شمار التعلیم ندمد وازشما بپوشد قاضی بیضاوی علیہ الرحمہ نے کہا وماھو وما
محمد علی الغیب ما یخبر من الوحی الیہ وغیرہ من الغیوب ابو سعود رومی نے
کہا وماھو ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب علی ما یخبر بہ من الوحی الیہ
وغیرہ من الغیوب اس صورت مین جب خدا تعالی آنحضرت کے اخبار غیبی پر غیب کا اطلاق
کرے حالانکہ غیب کا معلوم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالی کے ہی بتلانے سے تھا
جو وحی وغیرہ سے خبر دیا تو معلوم ہوا غیب کو خدا تعالی بتلانے سے شہادت نہین ہوتا غیب غیب ہی
رہتا ہی سکتا ہم کہتے ہین شی شہادت ہو تو حضرت کے بہ نسبت ہی کار ہے بہ نسبت تو غائب ہی
اسیواسطے ہم اسپر اطلاق غیب کا کرتے ہین جسکو علم غیب خدا تعالی کے نسبت شہادت ہی پھر اسکو
عالم الغیب جو کہے سو ہمار نسبت کرتے ہی ابن حجر ہیثمی نے شرح ہمزیہ مین عالم الغیب کی معنی مین کہا
ای الغایب وھو مالم یشاھد لکن بالنسبۃ الینا واما بالنسبۃ الیہ تعالی
فالکل من عالم الشھادۃ انتہی **قولہ** بیس تفسیر بغوی کی عبارت کو جو نفی غیب پر مصرح ہی
ثبوت علم غیب کی دلیل سمجھنے والا کمال درجے غبی و بغی ہی **اقول** بغوی کی عبارت یہ ہی فیطلعہ علی
بعض علم الغیب یعنے پھر واقف کرادیتا ہی اللہ تعالی اسکو یعنے اپنے برگزیدہ کو بعض علم غیب سے
اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے برگزیدگون کو غیب پر علم دیا تو کیا بلکہ انکو وقوف علم غیب پر کرا دینا ہی
لیکن اطلاع کی معنی وقفیت دینا کسیکو کسی چیز پر ہی اور علم غیب اسرار ربانی سے ہی السیا ہو تو بعض من علم الغیب کا لفظ حشو ہوگا
یا فعل اطلاع کی نسبت علم طرف لغو ہوگی قاضی عیاض شفا کی کتاب مین خصایل محمودہ کے بیان مین کہ
جنکو خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الکبیر المتعال سے تخصیص پائی ہی لکھتا ہی

والاطلاع علی الغیب شارح اسکا شہاب الدین الخفاجی لکھا ہی والاطلاع بتشدید
الطاء ای اطلاع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بعض المغیبات باقدار اللہ تعالی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ذلک لیکون معجزۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقع مثل البعض للاولیاء کرامۃ لہم خلافا
حیث نفوہ واستدلوا بقولہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من
ارتضی من رسول والجواب عنہ مفصل فی التفاسیر وکتب الاصول وقال
التلمسانی الاطلاع بسکون الطاء ولا یشدد لفساد المعنی لان اللہ ھو الذی
اطلعہ لا انہ اطلع بنفسہ وقد یقال الاطلاع فیما یمکن من مقدور الانسان
بخلق قدرۃ من اللہ تعالی ولا کذلک الغیب لانہ لیس من مقدورہ وانما
یطلعہ اللہ تعالی علیہ ولیس بشیء انتہی دیکھو متن اور شارح کی عبارت طرف کہ
تصریح کی ہی اور کہا ہی کہ بعض مغیبات کی قدرت اللہ صاحب دیتا ہی اور یہی ہماری تقریر کو حدیث
طبرانی کی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم
القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ تائید بخشتی ہی جناب جامع معقول و منقول حاوی فروع و
اصول خاتمۃ المحدثین سرو دفتر علماء متاخرین امام العلماء قاضی الملک قاضی الاسلام بدر الدولہ بہادر
قدس اللہ سرہ اپنے ایک فتوے میں لکھتے ہیں نظر برین حدیث شریف اعتقاد علم غیب عطائی بر شئے
مجوجود و موجود شوند و مشاہد و مسامعہ اش نسبت بہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائز است انتہی اور
خوب سمجھو لو لکن استدراک واسطے ہی یعنی ما بعد کے دخول سے اپنے سابق کے حکم کو نفی ہو یا اثبات
نگاہداری کرتا ہی پھر وما کان لیطلعکم علی الغیب جو لکن کا سابق ہی اور اسکا حکم جو

عوام کو غیب کی اطلاع کرنے سے نفی ہی لیکن مابعد جو برگزیدہ اُسکے رسل ہیں ہرگز ہرگز داخل ہو نگا

قولہ تیسری دلیل قائلانِ نے تفسیر مدارک کی عبارت جسمین علم غیب اضافی کی صاف نفی ہی چھوڑ کر

والآیۃ حجۃ علی الباطنیۃ سے شروع کیا ہی ہم پوری عبارت اسکی لکھتے ہین وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب وما کان اللہ

لیوتی احداً منکم علم الغیب فلا تتوہموا عند اخبار الرسول بنفاق الرجل

واخلاص الاخر انہ یطلع علی ما فی القلوب اطلاع اللہ فیخبر عن کفرہا

وایمانہا ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ای ولکن اللہ یرسل الرسول

فیوحی الیہ ویخبرہ بان فی الغیب کذا وان فلانا فی قلبہ النفاق وفلانا

فی قلبہ الاخلاص فیعلم ذلک من جہۃ اخبار اللہ

لا من جہۃ نفسہ **اقول**

تفسیر کے اوپر کی عبارت غیب اضافی بنفسہ کی نفی ہی بالعرض کی نفی نہین کیونکہ مفسر کی عبارت

سے انہ یطلع علی ما فی القلوب اطلاع اللہ یعنی تم وہم مت کرو کہ رسول علیہ

الصلوۃ والسلام اطلاع پاتا ہی جو دلون مین ہی مثل مطلع ہونے اللہ تعالی کے یہہ معلوم

ہوتا ہی کہ رسول کو اللہ کے مانند علم نہین یعنی بنفسہ جو ہر کلی و جزئی کو شامل ہو بلکہ علم اسکا

بواسطہ اخبار خدا تعالی کے ہی اُسی طرف مفسر نے بعد اسکے اشارہ کرتا ہی اور کہتا ہی بقولہ

فیعلم ذلک من جہۃ اخبار اللہ لا من جہۃ نفسہ یعنے جانتا ہی اسکو یعنی غیب کو

اللہ تعالی کے خبر دینی کی جہت سے نہ آپ ہی آپ **قولہ** والآیۃ حجۃ علی الباطنیۃ فانہم یدعون ذلک العلم

لائمتہم فان لم یثبتوا النبوۃ صاروا مخالفین النص حیث اثبتوا علم الغیب لغیر النبیین وان اثبتوا النبوۃ صاروا

مخالفین للنص اخر وهو قوله خاتم النبیین **قول** مفرد کے صیغہ سے لکھے مین اصل لفظ تفسیر کا لم
یثبتوا جمع کا صیغہ ہے آن افعال سے ایسا ہی ان اثبت کو مفرد کے لفظ سے لکھے یہان بھی وہ ان اثبتوا جمع کے لفظ سے
ہے **قوله** ترجمہ والآیۃ حجۃ کا اور یہہ آیت حجت ہے باطنیہ پر کیونکہ وے دعوی کرتے
اس علم کا اپنے امام کے حق مین پس اگر نبوت ثابت نہین کرتے
ہین امام کو تو مخالف ٹھہرتے ہین اس نص کے جو علم غیب سواے خدا کے کسیکو نہین ہے کیونکہ
علم غیب غیر نبی کو ثابت کرتے ہین اور اگر ثابت کرین نبوت کو مخالف ٹھہرتے ہین دوسری نص کے
جو وہ قول اللہ تعالی کا ہے خاتم النبیین اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ لوگون کے دلون کا بھید
جو غیب اضافی ہے ہرگز انبیا کے اختیار مین نہین جب چاہین معلوم کرلین جیسے باطنیہ اپنے امام کے
حق مین دعوے کرتے ہین کہ اپنا امام دلون کے بھید ونکو آپ ہی آپ جان لیتا ہے اور غیب اضافی
کا علم حاصل ہے **اقول** ـــــ تفسیر مدارک مین فانهم یدعون
ذلك العلم لامامهم کی عبارت سے ذلک کا اشارہ علم رسول طرف جو کہ وحی سے جانا گیا ہو ثابت ہے
کیونکہ باطنیہ اپنے امام کو علم غیب بذاتہ ثابت نہین کرتے بلکہ علم جزئی بلا واسطہ اور بلا استنباط ہے
ثابت کرتے ہین اسیواسطے مفسر نے انکو ملزم کرتا ہے اور کہتا ہے فان لم یثبتوا النبوة له صاروا
مخالفین النص الخ نص سے مراد جملہ استدراکیہ و لکن اللہ یجتبی من رسله من یشاء کا ہے جو غیب کا
علم دینے واسطے مخصوص رسولون کو برگزیدہ کیا ہے پھر مورد تخصیص مین لفظ رسله کا بیان کرنا
دونها کی نفی پر دلیل ہے اس صورت مین استدراک رسولون پر نص ہے اور باطنیہ غیر رسولون پر
یہہ علم ثابت کرنا ممنوع ہے پھر وے اپنے امامون کو رسولون مین داخل کرنے واسطے ان پر نبوت

ثابت کرین تو دوسرے نص کے مخالف ٹھہرتے ہین بہرحال مدعی نے مفسر کی عبارت مین نافہمی سے
ذلك لعلم کا اشارہ علم غیب طرف جو مستدرک منہ ہی سمجھا یعنی بواسطے النص سے علم غیب جو
مستدرک منہ ہی مراد لیتا ہی حالانکہ ایسا نہین والا فیکون رد الما لیس مذہبہم وھو
کما تری ہرگز صاحب مدارک کی شان نہین کہ باوجود دوسرے آیات واحادیث صریح کے بعض
علم غیب خواص بندگان سے ثابت رہنے ایسی دلیل لاتے **قولہ** سو یہہ دعوی باطنیہ کا مردود ہی کیونکہ ایسی آیت سے دو طرح کا
علم ثابت ہوتا ہی ایک علم غیب اضافی کا یعنی دلون کا احوال جاننا سوا اللہ کے سوے کوئی نہین جانتا اور کسیکو
یہہ علم نہین دیا کہ اپنی اختیار سے آپ جان لے **اقول** یہہ فقط تمھارا زعم باطل ہی جو قرآن کی تفسیر مین
اپنے عقیدے کے مطابق بے علمی سے بحث کر رہے ہین اور وعید سے من فسر القران برایہ فلیتبوء
مقعدہ من النار کے جو لسان صادق و مصدوق پر وارد ہی اندیشہ نہین کرتے اس آیت سے یہہ ثابت
ہوتا ہی کہ علم غیب پر کسیکو مطلع نہین کرتا بجز انبیا کے سو مفسرین کہتے ہین یہہ اطلاع کرنا بواسطہ وحی و
الہام ہی پھر تم دو طرح کا علم جو ثابت کرتے ہین کونسا مقیس ہی کچھہ معلوم نہین ہوتا کیونکہ یہی
علم غیب اضافی کو اللہ تعالی بواسطہ وحی کے معلوم کرایا پھر دو طرح کا علم کیسا پایا گیا ہان دو طرح کا
علم ثابت ہوتا ہی ایک علم غیب مطلق دوسرا علم غیب مقید وہ جو تم کہے دلون کا احوال اللہ کے سوا
کوئی نہین جانتا یہہ ہمکو مسلم ہی اور موافق ہی ہمارے عقیدے پر دوسرا مقدمہ جو بولے کسیکو یہہ
علم نہین دیا کہ اپنے اختیار سے جان لے ہم کہتے ہین خدا تعالی بغیر معلوم کرائے معلوم کرنا البتہ ممنوع
و باطل ہی پر خدا تعالی کسی خواص کو اپنے ان سب کے دلون کا علم دیڈالے بعد اپنی اختیار سے جاننا ممنوع
نہین جیسا خدا تعالی نے ہمارے رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ علم عطا کیا تھا بیضاوی نے اپنی تفسیر مین لکھا

وعن السدی انه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال عرضت علی امتی و
اعلمت من یومن بی ومن یکفر الحدیث شاہ ولی اللہ نے قول الجمیل میں کہتے ہیں
وللنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمع الھمۃ علی مراد فیکون وفق
الھمۃ والتاثیر فی الطالب ورفع المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ
والتصرف فی قلوب الناس حتی یحبوا ویعظموا وفی مدارکھم حتی یتمثل
فیھا واقعات عظیمۃ والاطلاع علی نسبۃ اھل اللہ من الاحیاء و
اھل القبور والاشراف علی خواطر الناس وما یختلج فی الصدور وکشف
الوقایع المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ وغیرھا انتہی جب ان لوگون کو
اشراف خواطر ہو تو انکار اسکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محض بغض و عداوت وارتداد ہی پھر

بحث اسمین مکابرہ ہی **قولہ** دوسرا یہ کہ علم وحی یعنی وحی سے آگاہ کر دینا کسیکے دل کے بھید سے سو

اسکے واسطے انبیا کو برگزیدہ کیا **اقول** لغت مین علم کی معنی کسر عین سے آگاہ شدن ودانستن ودانش
ہی معنی یون ہوگی وحی کا جاننا تم جو معنی کئے وحی سے آگاہ کر دینا سو خلاف لغت ومحاورہ ہی
شاید مجاز بلا قرینہ ہوگا سمجھنا علم کی معنی آگاہ کر دینی کی ہی پر مفید مدعی کے مدعا کو نہین کیونکہ مدعی
جو کہا وحی سے آگاہ کر دینا کسی کے دل کے بھید سے سو دل کا بھید غیب اضافی سے تھا اور وحی سے
اسیکو آگاہ کر دیا پھر انکار مدعی انبیا کو علم غیب اضافی ہونے کا مدعی ہی کے قول سے مردود ہوتا ہی
دلیل گذرانے کی حاجت نہین اس صورت مین مستمع عی کی دو علم ظرف محض لغو ہی فقط علم غیب اضافی ثابت

کرنا کافی تھا **قولہ** اور دعوی باطنیہ کا باطل ہوتا ہی ہر دو صورت سے یعنی نہ علم غیب اضافی ثابت کر سکتے

نہ علم وحی **اقول** وجہ بطلان کی علم غیب اور نبوت ہی جیسا صاحب مدارک کے قول سے ظاہر ہی
کیونکہ وہ علم غیب جزئی انکو ثابت نہین کرسکتے اسلئے کہ خدا تعالی غیر رسول پر غیب بلا واسطہ ظاہر
نہین کرتا اور نبوت ثابت نہین کرسکتی اسلئے کہ ختم نبوت حضرت پر کرچکا پھر ان دونون وجہ سے
بطلان انکے مذہب کی ہوی معاندے بطلان آن واسطے جو یہہ تجشم کھینچا فقط طرفے سے اہل سنت کے
بھاگنے کے لئے ہی **قولہ** بطلان پہلی وجہ سے یہہ کہ اگر باطنیہ اپنی امام کو غیب اضافی کا علم ثابت
کرین تو اس نص کے مخالف ٹھہرتے ہین جو غیب اضافی کا علم سوا خدا کے کسیکو نہین یہانتک کہ
رسول کو بھی اسصورت مین غیر رسول کو علم غیب ثابت کرنا پڑتا ہی **اقول** یہہ مدعی کا تھا کہ اللہ کے
سوائے علم غیب اضافی کسیکو نہین یہانتک کہ رسول کو تو نتیجہ اسکا مدعی کے مذہب پر یون ہوا
چاہئے کہ اسصورت مین غیر اللہ کو علم غیب ثابت کرنا پڑتا ہی نہ یہہ غیر رسول کو علم غیب ثابت
کرنا پڑتا ہی جب مفسر کی عبارت کے نظر کرتے غیر رسول کو علم غیب ثابت کرنا پڑتا ہی کہین تو
تم کو ضرور پڑیگا کہ رسول کو علم غیب ثابت کرین **وھل ھذا الا کر علی ما فر** **قولہ** یہہ بات تو
کمال درجے مین مردود ہی خدا انبیا سے علم غیب کی نفی کرتا ہی تو یہہ باطنیہ غیر نبی کو علم غیب ثابت
کرتے ہین۔ بطلان دوسری وجہ سے یہہ اگر باطنیہ یہہ ثابت کرین کہ خدا انبیا کو جیسے بعض غیب اضافی
پر وحی سے مطلع کرتا ہی ویسا ہی اپنی امام پر وحی اترتی ہی اور نبوت اسکو حاصل ہی تو اسصورت مین دوسرے نص
کے مخالف ٹھہرتے ہین جو وہ خاتم النبیین کی آیت ہی پس اس آیت سے کسی امام کو نہ علم غیب ثابت ہوتا
ہی نہ علم وحی۔ اور صاحب مدارک کا ہرگز یہہ مقصود نہین کہ غیر نبی کو علم غیب ثابت کرنا کفر ہی کو ثابت کرنا کفر نہین ہی بلکہ
یہہ بات کہی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہی پہلی کیونکہ یہہ بات ثابت ہے نصوص قاطعہ اور تمام اہل اسلام کے خلاف ہی **اقول** یہہ مجرد دعوی ہی بلا سند خطا

وعلمناه من لدنا علما اور حدیث عرضت علی امتی الخ وغیرہ نصوص کے کیونکہ
علم غیب بالعرض حاصل ہونا اہل سنت کے نصوص کے خلاف نہین بخلاف علم غیب بذاتہ کے اگر
رسولون کو ثابت کرین تو البتہ خلاف ہوگا **قولہ** دوسری بات یہہ کہ خود صاحب مدارک نے علم
غیب کو شان الوہیت لکھا ہی اور آنحضرت سے بالکل علم غیب کی نفی کی ہی چنانچہ آیت
قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ کے تحت مین لکھا ہی وھو
اظہار للعبودیۃ وبراءۃ عما یختص بالربوبیۃ من علم الغیب وفیہ ایضا
وما من شانی لا اعلم الغیب **اقول** مفسر نے علم غیب بذاتہ ہونے کو شان الوہیت لکھا ہی بالواسطہ
ہونیکو حضرت سے کہین نفی نہین کی بلکہ قول اسکا جو یہان ہو لا فیعلم ذلک من جھۃ
اخبار اللہ لا من جھۃ نفسہ آہ اور قول اسکا عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا کی تفسیر
مین الا رسولا قد ارتضاہ بعلم بعض الغیب لیکون اخبارہ عن الغیب
معجزۃ لہ فانہ یطلع علی غیبہ ما شاء دلیلین ہین اور نص قاطع ہی سو یہہ قل لا
املک لنفسی کی تفسیر کو منافی نہین کیونکہ اس آیت کے تفسیر مین وہ علم غیب کی نفی ہی
جو شان ربوبیت کی ہی یعنی علی سبیل الاحاطہ والشمول اسپر قول اسکا جو کہا براءۃ عما
یختص بالربوبیۃ قرینہ مصرحہ ہی **قولہ** تیسری بات یہہ کہ جو بات خدا کے بتلانے سے معلوم
ہوئی ہو اسکے جاننے کو علم غیب کہنا صحیح ہی تو باطنیہ کا رد کرنا محض لغو ٹھہرا ہی کیونکہ بہت سے
اماموں اور اولیاء اللہ کو الہام کی راہ سے بعضے باتین غیب کے معلوم ہوتی ہین اور ہونے از
یہی اہل سنت وجماعت کا مذہب ہی برخلاف معتزلہ کے اسبات کے منکر ہوگئے ہین چنانچہ خود

صاحب مدارک نے آیہ کریمۂ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احد الخ کے تحت مین اس قول
معتزلہ کو رد کردیا ہی پھر کب صاحب مدارک معتزلہ کا مذہب اختیار کرکے امامون کو غیب کی
بات معلوم ہونے پر حجت بتلائینگے **اقول** مفسر کی عبارت حیث ابتنوا عالم الغیب
لغیر النبیین اس قول پر مبنی ہی جو کہ بعضون نے رسول کا ذکر آیت مین تخصیص واسطے ہی کہہ کے
کہا اور اخبار غیب کو اولیاء اللہ کے اسمین داخل کیا اور اسکو ظنیات مین شمار کیا اسیواسطے صاحب
مدارک نے عالم الغیب کی تفسیر مین بولا والولی اذا اخبر بشیء فظھر فھو غیر جازم علیہ
ولکنہ اخبرہ بناء علی رویاہ او بالفراسۃ انتہی اور مولانا شاہ عبد العزیز نے اپنی تفسیر
مین کہا اولیا را ہرچند علم الہامی یقینی بہ بعض حقایق ذات وصفات یا وقایع کونیہ حاصل میشود اما تلبیس
واشتباہ بجمیع الوجوہ ازان مرتفع نمیگردد تا اظہار ایشان بر غیب واستیلا بران متحقق گردد بلکہ اظہار غیب
بر ایشان وانعکاس صورت غیبیہ در آئینہ وجدان ایشان ست ولہذا تکلیف عام بران متحقق نمیشود وخود ہم
در تحصیل یقین بآن واعتماد بران محتاج بہ شواہد کتاب وسنۃ کہ اقسام وحی اند میشوند پس اظہار بر غیب
ہیچ کس را نمیدہد مگر کسیکہ پسند میکند وآن کس رسول میباشد انتہی اس صورت مین باطنیہ مذہب والے
اپنے امام کو علم غیب جزئی بلا واسطہ بلا اشتباہ ثابت کرنا البتہ آیت انپر حجت ہی کیونکہ غیب کہ جس سے
رفع تلبیس واشتباہ ہو بجز انبیا کے کسیکو حاصل نہین نہ امامون لہذا اولیاؤن کو پھر انکے امام کو جو
تقرر اسکا بحسب زعم باطل انکے ہی علم ماکان ومایکون کا پہنچایا جانا کیسا جایز ہوگا اور جب رسلہ
لفظ نص ہی اسمین تو اس آیت سے انکو رد کرنا انکا غیب ثابت کرنے سے نہین بلکہ غیب بلا واسطہ بلا
اشتباہ غیر رسول پر ثابت کرنے سے ہی اور پھر انکا کہنا کیسا لغو ٹھریگا جاننا چاہئے باطنیہ کا مذہب

یہہ ہی کہ امام کا وجود ہر ایک زمان مین زمانہ سے ظاہر ہو یا مستور واجب ہی جیسا دن کی روشنی اور
رات کی اندھیری سے زمانہ خالی نہین کہتے ہین بعد اسمعیل بن جعفر صادق کے محمد بن اسمعیل سے ہو ستیعہ کا
دور اُن سے تمام ہوا بعد اس کے اماموں کو شیدہ ہین اور اعیان ظاہر اور ہر ایک عصر مین انکے بنائے مذہب
پر سات قسم کے لوگ جو انکے دین مین اقتدا کرین اور اُن سے ہدایت پاوین ضرور ہین اول انکا امام ہی
جو جانب غیب سے بے واسطہ اسکو علم پہنچتا ہی اور وہ علم لینے کا نہایت سلسلہ ٹرا ہی اور عالم باطن
کا وہ حاکم ہی **قولہ** اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ علم غیب امام کو بھی ثابت کرنا کفر ہی نبی کو بھی
ثابت کرنا کفر ہی **اقول** غیب جو صفت خدا تعالی کی ہی یعنے علم جمیع اور علم کلی مفاتح الغیب کا البتہ کفر ہی
نہین تو موجب کفر کا نہین ابن حجر ہیثمی نے اعلام بقواطع الاسلام مین کہا فالخواص یجوز
ان یعلموا الغیب فی قضیۃ او قضایا کما وقع لکثیر منہم واشتہر والذی اختص
تعالی بہ انما ہو علم الجمیع وعلم مفاتح الغیب المشار الیہا بقولہ تعالی ان اللہ
عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الایۃ وینتج من ہذا التقدیر ان من علم
الغیب فی قضیۃ او قضایا لا یکفر انتہی **قولہ** جو بھی دلیل یہہ ہی کہ الہام اور وحی سے جو بات
معلوم ہوتی ہی اگر اسکو بھی عرف اور شریعت مین علم غیب اور اسکے جاننے والے کو عالم الغیب
کہتے تو البتہ یہہ مثل علم اور عالم کے خدا اور بندے کے درمیان مشترک رہتا اور ثابت کرنا علم غیب انبیا کو
واجب ٹھہرتا **اقول** اطلاق علم غیب بذاتہ کا کرنا جو صفت خدا تعالی کی ہی البتہ خدا اور بندہ کے درمیان
اشتراک ہی اور موجب کفر اما فقط علم غیب یا علم غیب بالدلیل یا علم غیب بواسطہ وحی و الہام
بولین تو اشتراک لازم نہین آتا اور موجب کفر نہین بعد مین نے امام الحجہ شرف الدین النووی

کی کتاب روضہ مین ذکر لکھا ہی کہ قالوا ولو قرأ القران علی ضرب الدف او
القضیب او قیل لہ تعلم الغیب فقال نعم فھو کفر قلت الصواب انہ لا یکفر فی
المسائل الثلاث انتہی ابن حجر ہیتمی اعلام مین تحت اس عبارت کے خواص کو بعض غیب کا
علم جایز ہونیکو لکھکے کہتا ہی فان اطلق فلم یرد شیأ فالاوجہ ما اقتضاہ
کلام النووی من عدم الکفر ثم رایت الاذرعی قال والظاھر عدم کفرہ
عند الاطلاق فی جمیع الصور سوی مسئلۃ علم الغیب انتہی ومرادہ
بجمیع الصور مسئلۃ الطالب لیمین خصمہ وما بعدھا وما ذکرہ فی
الاطلاق فی مسئلۃ علم الغیب فیہ نظر ظاھر بل الاوجہ ما قدمتہ من
عدم الکفر تمام ہوا کلام ابن حجر کا کہتا ہون مین اس کلام سے ظاہر ہوا کہ بندے کو بعضے
غیب کا علم ثابت ہو جیسے کسی نے مطلقاً یعنی بغیر قید کے کہا کہ انبیا کو علم غیب ہی تو قول سواے
پر کفر نہین ہوتا ہان اس سے اعتقاد علم غیب کلی کا رکھا تو البتہ کفر ہو گا واللہ اعلم **قولہ** بلکہ
اعظم شروط سے نبوت کے جاننا لازم آتا اور نفی علم غیب کی نبی سے اکبر کفر ہوتی **اقول**
غیب بلا دلیل جاننا البتہ اعظم شروط سے نبوت کے نہین پر نبی کے معجزہ کے واسطے خدا تعالی اس سے
معلوم کراتا ہی پھر انکار تمھارا مخالف نصوص کے ہی اما غیب با دلیل جیسے عامۂ تکالیف شرعیہ
رسالت کے ارکان سے ہی **قولہ** حالانکہ حق سبحانہ تعالی نے عموماً وخصوصاً علم غیب کی نفی کر دی
اور یہہ صفت خاص اپنی ٹھرائی ہی فتبا لوعات العلوم واساۃ الکلوم
خدا تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ مین علم غیب کی نفی کر کے انبیا کو اس سے استثنا کرتا ہی

بیضاوی کہتا ہی فلا یظھر فلا یطلع علی غیبہ احدا ای علی الغیب المخصوص
بہ علمہ الا من ارتضی لعلم بعضہ حتی یکون لہ معجزۃ من رسول پھر ضرور ہی
کہ جہان کہین حق تعالی السیاعام بلا استثنا کہا ہی وہان اس آیت سے تخصیص کردیا ہی اہل اصول کے نزدیک تخصیص
کتاب کی کتاب سے ہوتی ہی نہین تو خداتعالی کے کلام مین تناقض وتنافی ثابت ہوگی اسصورت مین
علم غیب کی نفی عموماً وخصوصاً کردیا ہی کہنا استثنا پر نظر نہ کرنیکے باعث ہی قولہ قال اللہ تعالی قل
لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ - وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو
ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر
قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب
ان اتبع الا ما یوحی الی اقول یہ آیتین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی عدم غیب دانی پر حجت لے گئے ہین سو دائرہ اسلام سے باہر بات ہی کسی دن
مین پادریون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدم غیب دانی پر ان آیتون سے ہمارے سر
الزام دہرتے تھے سو دیکھنے مین آئی سچہ ہی مخبر صادق کی خبر وقوع مین آئی جو فرمائے لتتبعن
سنن من قبلکم شبرا شبرا ذراعا ذراعا حتی لو دخلوا جحر ضب
تبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن دیکھو سیف المسلمین لہدایۃ
الکافرین مولفہ قاضی الملک مرحوم ومغفور کی ۲۹ صفحہ مین خادم دین عیسوی کا قول نقل کیے کہ
محمد خود اقرار کرتا ہی کہ مجھے پیش گوئی کی طاقت نہین ہی چنانچہ سورہ اعراف کی ایک سو اٹھیاسی
آیت مین لکھا ہی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم

الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون یعنی تو کہہ مین مالک نہین اپنے جان کے بھلے کا نہ برے کا مگر اللہ جو چاہے اور اگر مین جانا کرتا غیب کی بات تو بہت خوبیان لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہنچتی مین تو یہی ہون ڈر اور خوشی سنانے والا ماننے والون کو اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ محمد مین پیش گوئی کی طاقت نہ تھی انتہی اور جواب مین اسکے کہے پیشین گوئی یعنی غیب دانی اللہ کے سوائے کسیکو نہین اور اسیکی شان ہی مگر اللہ تعالی پیغمبرون کو جن باتون کی خبر بخشتا ہی وے انکی خبر دیتے ہین نہ وے آپ خود یہہ قدرت بالذات رکھتے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود تمام نبیون سے زیادہ غیب کی باتین جاننے کے جو سورۂ اعراف کے ایکسو اٹھیاسی آیت کے رو سے فرمایا کہ مجھے غیب کی باتون پر اطلاع نہین سو یہی بات ہی چنانچہ سورۂ جن کی چھبیسوین آیت سے فرماتا ہی عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا یعنے جاننے والا بھید کا سو نہین خبر دیتا اپنے بھید کی کسیکو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہی اسکے آگے اور پیچھے چوکیدار یعنی رسول کو خبر دیتا ہی غیب کی پھر چوکیدار رکھتا ہی اسکے ساتھ کہ اس مین شیطان دخل نکرے تم جو اُس آیت سے سورۂ اعراف کی حضرت کی عدم غیب دانی پر مجاز کرتے ہو سو فقط تمھاری بدگمانی ذاتی ہی انتہی اس سے صاف ظاہر ہی کہ آیات مین غیب سے جو صفت باریتعالی کی ہی غیب بالذات اور غیب کلی مراد ہی پھر انبیا کو غیب بالعرض ہونا مانع نہین زرقانی شرح مواہب اللدنیہ مین لکھتا ہی وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیہا علی اطلاعہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال عیاض ولا ینافی الآیات الدالة

علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن اما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ فمحقق لقولہ الا من ارتضی من رسول انتہی ابن حجر ہیتمی نے شرح ہمزیہ میں کہا ولانہ تعالٰی اختص لکن من حیث الاحاطۃ والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یعلمہن الا اللہ تعالٰی لانہا جزئیات معدودۃ لا غیر وانکار المعتزلۃ لذالک مکابرۃ فقد وقع للانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والاولیاء من ذلک مالا یمکن عدہ لاسیما ما وقع لنبینا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **قولہ** اگر علم غیب کا اطلاق کسی وجہ سے علم وحی پر صحیح ہوتا تو ایک ہی آیت میں نفی علم غیب اور ثبوت علم وحی کا نفرماتا اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ علم وحی علم غیب نہیں قطع نظر ان آیات قرآنی کے بڑے بڑے مفسرین ومحدثین علما متقدمین ومتاخرین اہل سنت وجماعت کے بلکہ علمائے معتزلہ اور علمائے شیعہ سب کے سب متفق ہیں کہ یہ صفت خاص رب العزت کی ہی **اقول** ہم اطلاق علم غیب کا علم وحی پر نہیں کرتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ علم غیب اس شی کا وحی سے ہوا علم وحی بولنا فقط مدعی کی ایجاد ہی کہیں عرف ولغت میں علم وحی نہیں کہتے کیونکہ وحی علم غیب حاصل کرنیکے طرق سے ایک طریق ہی اور جو چیز کہ علم اسکا وحی سے ہو تو استعمال میں کہینگے علم اسکا وحی سے ہوا یعنے وحی واسطہ اسکا پڑی علم وحی نہیں کہینگے کیونکہ لفظ وحی مصدر ہی استعمال اسکا شرعًا اعلام بالشرع کی معنی سے ہوتا ہی پھر اضافت علم کی اسکی طرف کیسا صحیح ہوگی الا

اگر وحی کو غیب کی معنی سے لیوین تو یہہ اضافت صحیح ہو گی اسصورت مین ایک آیت مین نفی
علم غیب اور ثبوت علم وحی نہین فرمایا بلکہ نفی علم غیب بذاتہ کی اور ثبوت علم غیب بواسطہ وحی کے
فرمایا اور یہہ منافی نہین ورنہ ایسا ہو تو استثنا عالم الغیب کا بھی صحیح نہوتا **قولہ** اور غیر خدا کو بلکہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی علم غیب حاصل ہونے پر تصریح کر چکے ہین اور علم غیب کے دعوی کو الوہیت
کے دعوی مین شمار کیا ہی چنانچہ انکے اقوال سے ہین **اقول** الخ سب کے اقوال سے جو کہ علم غیب کو
رب العزت سے مختص کرتے ہین یہہ ثابت ہوتا ہی کہ علم غیب بذاتہ شان ربوبیت کی ہی کسیکو اسمین
شرکت نہین اما غیر خدا کو انبیا اولیا سے علم غیب بالعرض ہی بنفسہ نہین جل تعالی کے بتلانے سے
علم غیب انکو حاصل ہوتا ہی جیسا بالتفصیل ہم اوپر لکھ چکے شاہ ولی اللہ قدس سرہ ہمعات مین کہتا ہی
سنۃ اللہ بران جاری شدہ کہ چون نفس ناطقہ کسبا وجبلۃ بمرتبہ رسد او را امور غائبہ منکشف شوند
اور شاہ مذکور الطاف القدس مین کہتا ہی چون رفتہ رفتہ سخن بحقایق غامضہ افتاد ازان حالت
نیز رمزی باید گفت چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ دہ کمال عارف از تجلی بحت بالاتر میرود
نفس کلیہ بجای جسد عارف میشود ذات بحت بجای روح او ہمہ عالم را تبعًا بعلم حضوری در وجود بیند الخ

قولہ قول اول تفسیر بیضاوی مین آیہ کریمہ **قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی** کے تحت مین لکھا ہی **ای تبرأ عن دعوی الالوھیۃ والملکیۃ وادعی النبوۃ التی ھی من کمالات البشر**

حضرت کو غیب دان جاننا صاف خدا ٹھرانا ہی **اقول** یہہ عجب لوگ ہین کہ جو چیز کتب مین لکھی گئی اسکو
کتمان کرتے مین اور ہر مقدمات مین انکو پیچھو کے مقدمات کو نظر انداز کر کے دہوکا دیتے مین یہو

بیضاوی اسی آیت مین ولا اعلم الغیب کی تفسیر مین غیب کو مالم یوح الی ولا ینصب علیہ
دلیل سے خاص کر دیتا ہی اور الا ما یوحی مین استثنا سے اُسی طرف اشارہ کرتا ہی پھر نفی
مطلق غیب دانی کی کرنا ذات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عناد ہی نعوذ باللہ منہا **قولہ** قول
دوم تفسیر بغوی مین لکھا ہی کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہین چنانچہ اوپر مذکور ہوا **اقول** ہم
اوپر ذکر کر چکے کہ لکن کا مابعد اُسکے ماقبل کے حکم مین داخل نہین ہو سکتا ہی **قولہ** قول سوم تفسیر
مدارک مین لکھا ہی کہ علم غیب مختص بہ ربوبیت ہی چنانچہ اوپر مذکور ہوا **اقول** تفصیل اسکی ہم
اوپر لکھ چکے فتدبر **قولہ** قول چہارم جار اللہ زمخشری نے جو علما محققین سے معتزلہ ہی آیۃ کریمہ
وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب کے تحت مین لکھا ہی فامنوا باللہ ورسلہ بان تقدروہ
حق قدرہ وتعلموہ وحدہ مطلقا علی الغیوب وان تنزلوہم منازلہم بان تعلموہم
عبادا مجتبین لا یعلمون الا ما علمہم اللہ ولا یخبرون الا ما اخبرہم اللہ
من الغیوب ولیسوا من علم الغیب فی شیء یعنے ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولون پر
اور مانو اللہ کو جیسے حق اسکے ماننے کا ہی اور جانو اسکو وہ اکیلا ہی خبردار غیوب پر اور رکھو انبیا کو
ان کے درجون مین کہ جانو انکو بندے ہین برگزیدے نہین جانتے مگر جتنا انکو معلوم کرایا اللہ نے
اور نہین خبر دیتے مگر جن بات کی خبر دی اللہ نے انکو چھپی باتون سے اور انکو علم غیب سے کچھ علاقہ نہین
اقول زمخشری کے قول مین لا یعلمون الا ما علمہم اللہ ولا یخبرون الا ما اخبر
ہم اللہ من الغیوب یعنے نہین جانتے مگر جو انکو اللہ تعالی غیوب سے سکھلایا اور خبر نہین دیتے
مگر جو انکو اللہ تعالی نے خبر دیا صاف اسبات کی تصریح ہی کہ خدا تعالی نے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو غیب

کی بات معلوم کرائیے بعد جانتے ہین بذاتہ نہین جانتے پھر اس قول کو مطلق غیب دانی کی نفی سمجھنا اور
من الغیوب کا تعلق جو ما علمہم وما اخبرہم مستثنے سے ہی نظر نکرنا کمال علم پر دلالت کرتا ہی وہ جو مفسر بعد اسکے
کہتا ہی ولیسوا من علم الغیب فی شیئ معنی اسکی یہہ ہی اور نہین ہین رسولان غیب
جاننے سے مستقل کوئی چیز مین یعنی کسی چیز مین انکو علم غیب بنفسہ بغیر خدا تعالی کے تعلیم کے نہین مفسر
کی عبارت سے ہم یہہ معنی مراد لئیے نہین تو یہہ جملہ اوپر کے جملہ سے لا یعلمون الا ما علمہم اللہ
منافی ہوتا ایسا ہی نص ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کو خلاف ہوتا کیونکہ اس
نص سے اطلاع پانا انبیا کا خدا تعالی کے جہت سے ثابت ہوتا ہی اور اسکو علامہ میر شریف
جرجانی قدس سرہ کا قول جو زمخشری کی اس عبارت مین ای وما کان اللہ لیوتی احدا
منکم علم الغیوب لکھا ہی تائید بخشتا ہی قول علامہ کا یہہ ہی قولہ ای وما کان اللہ
لیوتی احدا منکم علم الغیوب ای من عند نفسہ من غیر ایحاء اللہ تعالی
وانما فسر بہ لان الاطلاع علی الغیب بالایحاء ثابت بقولہ یجتبی عقیبہ ولکن
اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء انتہی پھر ترجمہ ہی کا ولیسوا من علم الغیب فی شیئ
کی معنی ہین اور انکو علم غیب سے کچھ علاقہ نہین غلط ہی کما لا یخفی **قولہ** قول نہم مولانا شاہ عبد العزیز
محدث دہلوی نے تفسیر عزیزیہ مین لکھا ہی چنانچہ اوپر مذکور ہوا **اقول** جواب اس قول کا
اوپر لکھہ چکے **قولہ** قول ششم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ومن حدثک
انہ یعلم الغیب فقد کذب وھو یقول لا یعلم الغیب الا اللہ اور یہہ حدیث
صحیح بخاری مین ہی **اقول** غیب سے مراد وہ علم ہی جو کہ صفت خدای جلشانہ کی ہی یعنی

علی سبیل الشمول والاحاطہ جمیع مغیبات کو اما خدا تعالے وحی والہام سے اطلاع دیئے کے بعد غیب جاننے کو یہہ حدیث منافی نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور قسطلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں وقول الداودی ما اظن قولہ فی ہذہ الطریق من حدثک ان محمدا یعلم الغیب محفوظا وما احد یدعی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کان یعلم من الغیب الا ما علمہ اللہ متعقب بان بعض من لم یرسخ فی الایمان کان یظن ذلک حتی کان یری ان صحۃ النبوۃ یستلزم اطلاع النبی علی جمیع المغیبات کما وقع فی المغازی لابن اسحق ان ناقۃ النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم ضلت فقال زید بن الصلت یزعم محمد انہ نبی و یخبرکم عن خبر السماء وھو لا یدری این ناقتہ فقال النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم ان رجلا یقول کذا وکذا وانی واللہ لا اعلم الا ما علمنی اللہ وقد دلنی اللہ علیہا وھی فی شعب کذا قد حبستہا شجرۃ فذھبوا فجاؤا بہا فاعلم النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم انہ لا یعلم من الغیب الا ما علمہ اللہ وھو مطابق لقولہ تعالے فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس سے ظاہر ہوا کہ خدا تعالے جس غیب کی تعلیم دیتی ہے اسکو جانتے ہیں **قولہ** قول ہفتم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ان الغیب لا یعلمہ غیر اللہ **اقول** یہہ قول دلالت کرتا ہے کہ غیب بذاتہ کا علم اللہ ہی کو ہے لیکن اللہ تعالی اپنے خواص کو غیب سے علم دینے کو منافی نہیں کمامر **قولہ** قول ہشتم شیخ الاسلام امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے ای العلم بالغیب صفۃ تختص

باللہ تعالی کما قال تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ **اقول**
مراد حافظ کی غیب سے غیب خاص بذاتہ ہی جو کہ صفت باریتعالی کی ہے لیکن جناب باری اپنے بھیجے ہوؤں
کو اسسے علم دینے کو منفی نہیں دیکھو حافظ کے قول طرف ایک جای پر لکھتا ہی ان الانبیاء ومن
دونہم لا یعلمون من الغیب الا ما علمہم اللہ تعالی یعنے انبیا اور انکے سوائے غیب
نہیں جانتے مگر جو غیب کہ خدا تعالی اسسے انکو سکھلایا ہے سو سمیں انبیا وغیرہ بعد خدا تعالی
بتلائے کے غیب جاننے پر صاف بیان ہی **قولہ** قولہم امام خطیب قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں
لکھا ہی اعلم ان علم الغیب مختص باللہ تعالی **اقول** حسب خاطر اپنے مابعد کے عبارت
سے نظر انداز ہو کر ضرور تھا وہ بھی لکھیں تا مبصرین حق وباطل سے تمیز پاویں عبارت یہہ ہے
اعلم ان الغیب یختص باللہ تعالی وما وقع منہ علی لسان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم وغیرہ فمن اللہ اما بوحی او الہام والشاہد
لہذا قولہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
لیکون معجزۃ لہ انتہی دیکھو اس سے صاف واضح ہے کہ علم غیب بذاتہ خاص اللہ جلشانہ
کو ہی لیکن دوسرون کو علم غیب ہونا خدا تعالی کی دہش سے ہی اور بھی قسطلانی شرح بخاری
مین لکھا ہی ومقتضاہ ای الا من ارتضی الآیۃ اطلاع الرسول علی بعض
المغیب **قولہ** قولہم ملا علی قاری نے مسیح الازہر شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی ان الانبیاء
لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ
تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب

اقول قاری کی عبارت الا ما علمہم اللہ نص صریح ہی اسبات پر کہ خدا تعالی جن مغیبات کی تعلیم
دئی ہی اسکو جانتے ہین پھر مطلق غیب کی نفی سمجھنا کمال بصارت کا باعث ہی قولہ قول یازدہم

سعد الدین تفتازانی شرح عقاید نسفی مین لکھا ہی العلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ تعالی

اقول اس قول کا ما بعد بھی حذف ہو گیا ہی عبارت یہہ ہی لا سبیل الیہ للعباد الا باعلام
منہ والہام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ او ارشاد الی الاستدلال بالامارات
فیما یمکن ذلک سو اسمین تصریح ہی کہ بعد خدا تعالی معلوم کرا دینے کے غیب جاننے پر انکو راہ ہی

قولہ قول دوازدہم بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین لکھا ہی لو تزوج بشہادۃ اللہ و
رسولہ یکفر لاعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعلم الغیب قول
سیزدہم تاتارخانیہ مین لکھا ہی رجل تزوج امراۃ لم یحضر شہودا فقال خدا و رسول
او را یا فرشتگان او را گواہ کردم بطل النکاح وکفر الناکح لاعتقاد ان الرسول
والملئکۃ یعلم الغیب و یسمع النداء قول چہاردہم نصاب الاحتساب مین جو مشہور فقہ
حنفیہ سے ہی لکھا ہی قال رجل تزوج امراۃ بغیر شہود خدا و رسول او را گواہ کردم
وقال خدا را و فرشتگان او را گواہ کردم فانہ یکفر لانہ اعتقد ان الرسول والملک
یعلمان الغیب قول پانزدہم فتاوی قاضیخان مین لکھا ہی رجل تزوج المراۃ بشہادۃ
اللہ و رسولہ کان باطلا لقولہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا نکاح الا بالشہود فکل
نکاح یکون بشہادۃ اللہ و رسولہ فہو فی الشرع لغو وبعضہم جعلوا ذلک
کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعلم الغیب وہو کفر

قول شانزدہم مختار الفتاوی مین لکھا ہی لو تزوج امراۃ بشہادۃ اللہ و رسولہ
لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلم الغیب
قول ہفدہم حمادیہ مین لکھا ہی وان من اعتقد علم الغیب لغیر اللہ تعالی کفر
قول ہژدہم ملتقط مین لکھا ہی فلو تزوج امراۃ بشہادۃ اللہ تعالی ورسولہ لا یجوز
النکاح وعن قاسم الصغار وہو کفر محض لانہ اعتقد ان رسول اللہ علیہ
السلام یعلم الغیب وہذا اکفر من رسول قول نوزدہم فتاوی قرآن خوانی مین ہی
استفتا اگر مردی زنے را نکاح میکند ومیگوید خدا را و رسول خدا را گواہ کردم یا میگوید خدا را
وفرشتگان را گواہ کردم شرعاً آن مرد کافر شود یا نہ جواب شود واللہ اعلم فی الذخیرۃ
رجل تزوج امراۃ ولم یحضرہ شہود فقال الرجل خدا را و رسول را گواہ کردم
فقد کفر لانہ اعتقد الرسول والملک یعلم الغیب قول ان سب اقوال مین نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیب دانی کے عقیدہ سے کافر ہونا ہی کرکے جو لکھا گیا ہی بعضے فقہا
کا مذہب ہی اتفاقی مسئلہ نہین چنانچہ قاضی خان کی عبارت وبعضہم جعلوا ذلک کفرا
سب فقہا کا مذہب نہونے پر نص ہی بلکہ صاحب درمختار کا قول لو تزوج بشہادۃ اللہ
ورسولہ لم یجز بل قیل یکفر لفظ قیل سے جو کہ صیغہ ضعف کا ہی ظاہر ہی کہ یہ مذہب
بعض کا ضعیف ہی اسیواسطے محشیین علامہ طحطاوی اور ابن عابدین درمختار کے حاشیہ مین
لکھتے ہین انہ لا یکفر لان بعض الاشیاء تعرض علی روحہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فیعرف ببعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا

الا من ارتضی من رسول انتہی اور وجہ عدم جواز نکاح کا طحطاوی کہتا ہے
لعل وجہہ انہ حلل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم یحل النکاح الا بشہود
من الجنس انتہی نہین تو اللہ تعالی کی شہادت کافی ہوتی جیسا اللہ تعالی کی شہادت
کافی نہین ویسا ہی رسول کی شہادت کافی نہین پھر فقہائے حنفیہ کے اقوال اپنے دعوے پر سند
گردانا مقبول نہین سیر فقہائے حنفیہ تصریح کئے ہین کہ مسلمان کے کلام کو جبتک ایک محمل حسن
پر اسکو حمل کر سکتے ہین یا خلاف اسکے کفر مین رہے اگرچہ بروایت ضعیفہ ہو تو فتوی اسکی تکفیر
پر نہ دیا جاوے چہ جائے کہ وہ روایت قوی رہے اور کفر کی روایت ضعیف تو اس اعتقاد سے نسبت
کفر کی کیون کر سکیگے علاوہ یہہ کہ اس قول سے اگر جمیع مغیبات کا جاننا جو کہ شان ربوبیت
کی ہے نبی پر رکھا تو البتہ موجب کفر ہے اما غیب بالعرض کا عقیدہ رکھنا باعث کفر نہین کما
مر مرارا **قولہ قول** بستم عارف باللہ شاہ عبد اللہ کرمانی نے فرمایا ہے ع غیب را ہرگز ندانند کس
بجز پروردگار * گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار * مصطفے ہرگز نگفتے تا نگفتے جبرئیل * جبرئیل
ہم نگفتے تا نگفتے کردگار * **قول** بست و یکم منتخب العقاید منظومہ مین لکھا ہے ع این مسئلہ
دگر شنو باز * در غیب کسی مدار انباز * ہرچند کہ علم غیب باشد * زنہار مگو کہ عیب باشد * زین علم کسے
نباشد آگاہ * عالم نبود بان جز اللہ * **قول** بست و دوم مصلح الدین شیخ سعدی علیہ الرحمہ
نے گلستان مین لکھا ہے **حکمت** خداوند تبارک و تعالی ہمی بیند و می پوشد و ہمسایہ ہمی بیند و می خروشد
بیت نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان بودے * کسے بحال خود از دست کس نیاسودے * یعنے پناہ
مینگو ہم از خدا و این کلمہ در مقام خوف گویند پس اشارہ باشد بانکہ نسبت علم غیب بطرف غیر

خدا او نیست ۱۲ از شرح لکھنوی **قول** بست و سوم منہج الصادقین جو معتبر تفاسیر سے ہی اسمین تحت مین آیۂ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کے لکھا ہی میداند چنانچہ قدرت کاملہ مخصوص باوست علم شاملہ نیز بروا ختصاص دارد و بعد اسکے لکھا ہی کہ چہ این علم غیب است کہ غیر او سبحانہ بآن عالم نیست **اقول** سب اقوال مین خدا تعالی کے علم غیب کی شان کا بیان ہی اور نفی غیب دانی اور علم شاملہ کی ہی تشبیہ قول بست و یکم ہر چند کہ علم غیب ذاتی منافی مدعی کے سمجھا ہی **قولہ** قول بست و چہارم بعضے علما مدراس جنکو مخالفین اپنے پیشوا سمجھتے جانتے ہین انہین سے مولوی اسلمی صاحب نے اپنے سفینے کے ۲۳۰ صفحے مین لکھا ہی دانستن امر غیب مختص بخدا است و غیر او را جز بوحی والہام او تعالی حصولش محال باشد **اقول** دیکھو اس قول مین کہ غیر او را جز بوحی والہام او تعالی حصولش محال باشد صاف مبین ہی کہ خدا تعالی کے غیر کو علم غیب بواسطۂ وحی والہام سے ہی پھر مطلق غیب کی معنی پر حجت پکڑنا کمال بصارت پر دلالت کرتا ہی **قولہ** قول بست و پنجم قاضی ارتضا علی خان فاروقی نے اپنے فتوی مین لکھا ہی چہ کسی اگر باین ارادہ ندا کند کہ وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم غیوب و کاشف کروب و قاضی حاجات و کافی مہمات و متصرف فی الامور اند البتہ ممنوع بلکہ مفضی بکفر ست **اقول** نسبت اس قول کی قاضی ارتضا علی خان فاروقی علیہ الرحمہ طرف محض بہتان و افترا ہی کسی فتوی مین اپنے قاضی صاحب مذکور نے نہیں لکھے مین تشبیہ ندا ایسے الفاظ سے جو مختص بشان کبریائی ہین البتہ ممنوع ہی اما عالم الغیوب بواسطۂ وحی والہام ہونے کو یہ قول مانع نہین اور یاد رکھے کہ اللہ تعالی کے سب صفات ایسے ہی ہین یعنی کسیکو رحیم کریم عفو ولی حق بولین اور اس سے باری تعالی کی صفت سے مراد نہو